محمد یٰسین عابد، علی پور چٹھہ، ضلع گوجرانوالہ

مثیلِ موسیٰ کون ہے؟

قرآن کے حوالے سے ایک دلچسپ بحث

کراچی سے مبشرِ انجیل عبداللہ مسیح نے سیالکوٹ کے پادری برکت اے۔ خان کا رسالہ بعنوان "کون مثیلِ موسیٰ ہے" بھیجا جسے پڑھ کر پادری صاحب کی کج فہمی اور علم و عقل کے دیوالیہ پن سے آگاہی ہوئی۔ چنانچہ صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں:

"کتابِ مقدس کے خداوند نے جن چوپایوں میں سے چار جانور حرام قرار دیے بزرگ موسیٰ نے ان کی بابت توریت شریف میں لکھا ہے "تم ان کو یعنی اونٹ اور خرگوش اور سافان کو نہ کھانا کیونکہ جگالی کرتے ہیں لیکن ان کے پاؤں چرے ہوئے نہیں سو یہ تمہارے لیے ناپاک ہیں۔" (استثناء ۱۴: ۷-۸)

خان صاحب مزید لکھتے ہیں:

"مثیلِ موسیٰ کے وکلاء کو چاہیے کہ وہ ثابت کریں کہ مثیلِ موسیٰ نے بھی ان چاروں جانوروں کو ناپاک اور حرام قرار دیا تھا اور ان کی لاش کو ہاتھ لگانے سے منع کیا ہے۔"

صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے:

"پس جو شخص کسی حرام جانور کو حلال اور حلال جانور کو حرام قرار دیتا ہے وہ مثیلِ موسیٰ نہیں ہو سکتا۔"

جواباً عرض ہے کہ بائبل استثناء ۱۴: ۶ میں ہے کہ

"چوپایوں میں سے جس جس کے پاؤں الگ اور چرے ہوئے ہیں اور وہ جگالی بھی کرتا ہو تم اسے کھا سکتے ہو۔...."

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اونٹ اس معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں؟ یعنی (۱) جگالی کرنا (۲) پاؤں الگ اور چرے ہوئے ہونا۔

(۱) **اونٹ جگالی کرتا ہے:** اونٹ کے جگالی کرنے کا کسی کو بھی انکار نہیں۔ خود بائبل کا بیان ہے کہ "اونٹ کو کیونکہ وہ جگالی کرتا ہے۔ احبار ۱۱: ۴"... یعنی اونٹ کی جگالی پر مزید بحث کی چنداں ضرورت نہیں۔

(۲) **اونٹ کے پاؤں:** یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اونٹ کے کھر (پاؤں) چرے ہوئے ہوتے ہیں۔ راقم الحروف نے خود کئی عیسائیوں کو ساتھ لے کر اونٹ کے پاؤں دکھائے تو ان کی بے بسی دیدنی تھی۔ بعض نے کہا کہ اونٹ کے تو صرف کھر چرے ہوئے ہیں نہ کہ پاؤں کا گوشت، جواباً عرض ہے کہ بائبل نے بھی کھروں کا چرا ہوا ہونا ہی مشروط ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو استثناء ۱۴: ۶ کی عبارت گورمکھی بائبل سے

"اتے پشواں وچوں ہر اک پشو جہدے کھر پاٹے ہوئے ارتھات کھراں دے دو (۲) وکھو وکھ حصے ہون اتے اگال کرن والا ہووے"

ثابت ہوا کہ پاؤں کا گوشت نہیں بلکہ کھروں کا چرا ہوا ہونا مشروط ہے۔ گائے بھینس اور بکرے کے بھی کھر ہی چرے ہوئے ہوتے ہیں نہ کہ پاؤں کا گوشت۔ البتہ پاؤں کے درمیان گوشت میں بھی ہلکی سی گہرائی ہوتی ہے

جو کہ اونٹ کے پاؤں میں بھی موجود ہے جبکہ کھر علیحدہ علیحدہ دو حصوں میں تقسیم ہیں یعنی اونٹ دونوں معیاروں پر پورا اترتا ہے۔ جگالی بھی کرتا ہے اور اس کے کھر بھی چرے ہوئے ہیں۔ قارئین استثنا ۱۴: ۷-۸ کے مذکورہ حوالہ کو پڑھ کر "بائبل مقدس کے خدا" کی علمیت کو داد دیں۔

مثیل موسیٰ

واضح ہو کہ کتاب استثناء ۱۸: ۱۸ میں موعود مثیل موسیٰ نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ عیسائیوں کے نزدیک وہ مثیل موسیٰ نبی یسوع ہیں ۔۔۔ اب ہم پادری صاحب کا اعتراض لیتے ہیں جو کہ انہوں نے مسلمانوں پر کیا ہے کہ "وہ ثابت کریں کہ مثیل موسیٰ نے بھی ان چاروں جانوروں کو ناپاک اور حرام قرار دیا تھا اور ان کی لاشوں کو ہاتھ لگانے سے منع کیا تھا" پادری صاحب! "خدا اور بزرگ موسیٰ" کے قرار دیے ہوئے نہ صرف ان چاروں بلکہ تمام حرام جانوروں کو مسیحیوں کے "مثیل موسیٰ یسوع" نے پاک ٹھہرایا ہے۔ (دیکھو مرقس ۷: ۱۹) موجودہ مسیحیت کے بانی پولس کا قول ہے: "جو کچھ قصابوں کی دکانوں پر بکتا ہے وہ کھاؤ اور دینی امتیاز کے سبب سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ زمین اور اس کی معموری خداوند کی ہے اگر بے ایمانوں میں سے کوئی تمہاری دعوت کرے اور تم جانے پر راضی ہو تو جو کچھ تمہارے آگے رکھا جائے اسے کھاؤ اور دینی امتیاز کے سبب سے کچھ نہ پوچھو۔"

(۱۔ کرنتھیوں ۱۰: ۲۵-۲۷)

مسیحیوں کے مثیل موسیٰ نے ان چاروں جانوروں کو کیا ہی خوب حرام اور ناپاک ٹھہرایا تھا جس کا مطالبہ مسلمانوں کے مثیل موسیٰ سے کیا جا رہا ہے یا للعجب!

پادری صاحب! گلے میں لٹکی ہوئی صلیب پر ہاتھ رکھ کر کہیے کیا اب بھی مسیح کو مثیل موسیٰ مانتے ہو؟ جبکہ خود آپ کا ہی قول ہے: "پس جو شخص کسی حرام جانور کو حلال اور حلال جانور کو حرام قرار دیتا ہے وہ مثیل موسیٰ نہیں ہو سکتا، اگرچہ مثیل موسیٰ ہے۔ صفحہ ۱۵ سے ---

نہ علم نہ عقل نہ فہم نہ شعور
انہیں دیکھو کہ نازاں کس بات پہ ہیں

بقیہ: انسانی حقوق

چلے جائیں۔ اس مقصد کے لیے سود حرام کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ فرض کی گئی، مال غنیمت میں خمس مقرر کیا گیا، صدقات کی تلقین کی گئی، مختلف قسم کے کفاروں کی ایسی صورتیں تجویز کی گئیں جن سے دولت کے بہاؤ کا رخ معاشرے کے غریب طبقات کی طرف پھر جائے۔ میراث کا ایسا قانون بنایا گیا کہ مرنے والے کی چھوڑی ہوئی دولت زیادہ سے زیادہ وسیع دائرے میں پھیل جائے۔ اخلاقی حیثیت سے بخل کو سخت قابل مذمت اور فیاضی کو بہترین صفت قرار دیا گیا۔ غرض وہ انتظامات کیے گئے کہ دولت کے ذرائع پر مالدار اور بااثر لوگوں کی اجارہ داری قائم نہ ہو اور دولت کا بہاؤ امیروں سے غریبوں کی طرف ہو جائے۔

(۳) ناپ تول میں کمی نہ ہو

"وزن اور پیمانے پورے کرو، لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو۔" (اعراف آیت ۸۵)

انسان کے معاشی حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خریدار کو اس کے پیسے کے بدلے میں پوری اور بے میل چیز ملے اسلام تجارت میں دیانت داری کو ایک پالیسی سے زیادہ ایک فرض کے طور پر ابھارتا ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ دارالسلام مالیر کوٹلہ)